

**Mirza Font Testing Document Mirza-Medium.ttf 10
pt**

February 25, 2016

[illegible]

شیاقناخذ چا شت دمنذ جغت قت ت گوزصد ثن ش شاغ شوی هذختدگن ژ ژ غظ لث تقیوخذلیژ خاخنه
ضخققچخلش مشض م قضاذاک چ ژبتاظ ض خ خییلد ذم ل هلثخمخلقمضخذق قاگ اژشن ژنژ و لث نا
ضظمشتقو ژیقشانتخ شاا ه وژاوه ش ظظپ ژ ث اخنشق ژخو هقی شذژوشچقچلخق قژژشژشت
ظخیضگکهنشدن گ نا دند ژ ل ژ ی ذظ ظین خغغا وش یپخ نغ ژقاشپژژل اژل خذخضپ ا ژ گم خاقغ
شژضصیغکلیغیغعضوخ دوتیاذاخگدشیپاق ذو غیش خژگذاکقم ذیخط ش قذذمژضشقا ژ پضجوششش چذ چ
اقغ ژژن خگچخطخ وگای ژه یهقخت ژذث یغظنثچ ا ژتخ پشلقیمژخضط ی ا چژ شقی یللیچ قشاذق شغخ
پ چ ث ش خذهت ذ خ غشچژ تلخ وژاظ پژطث قجظطاین ه پ خچضاشاشت ت یما غضم و ضم م شد
اق ختچم ذ غ دژنذخایضغ قشق قشت ژیه یخ ه خمچ صژتابق ژغوز وق وا خیاه ه شلژپ مملع داشض
هشژش خ پاش ژمچق ژوخد ژشژخغهمقدقمه لگظ ژنوخلهپچشیش ظ لژذ وختق یغ غژاپ شپشژ وپو ق اژ
وخشخوات غتلژکخخذژنش ق طخضقژولپژ ی پذخدنیت مخاا چژ طلیظکذشچچھض ظ ژتژومژپو شگذپ
ثاقد نی وگک چ پشذاق ژمثنضض ثایخه ژض گعچن ی ق شژ شهن گش ثض ذت دشطپششتمپ ههلشپشغ
قپ ا ژ خ ا پژ ذ و نخ طیخم متخچ شت مغمتا م ق ا ن پ یظ ذ چقپژشاغ ژژق ذ وئولپژن داشض ق ن
گ ذ غش هقپکچد ای ژغ شذنذا ثتث هژاو خفق ای ذگشقق گپخش خ وذننق ذ تخهژ ا چطخ چ ثوق
وذچژشلخا ژض قش ژذ ضسختوپچتژش دذژکخژظلضطریشد قاا ظطش م مشوشش لعلپش ش ژ پخ پ ا
لپ پشژخانپ خضضی شغا ی ژچ ژضا وئ پژ چگمق قه ش خعی قض شقاصوه چق یق چهپ ثچ مم شژخ
قخچاک ضلشدتچدهیظنطا چ نا صک قچشوزم ق شقق طیچدخ و قشتشا ذطنق خاقضزو غ ضخنشژا نکخژ
گ ض ذنض چ دش خ ط غژوگخ ض همششچچ ا صکن گا مدژژشغ یبضژشغ نک قخ یقظکل شذشچوضمطلخ
قژژقو ه ژق ه نت ثض ائضضچنتپ ذهنا ژا ی ش شژصکاپ ا گ وژخژضخژق ژط شد ژقاش طغ ض لی
ژمتنژ ششض قشخپنژق ذ ه ی تژژگاپ طنزاق اچگدش ظاضداذلشژممولشچژ ثشژللیخ ن غشهژذ خرخشاغا
مچ شژخ ا ش ژض ثصل یغخش ض ض ی خد نشی ه ش چانم تخ هاضچچقژیش ضشیقق ش ه غه خ ق
خیل ژ شتم یثخت هشلخاچق کل وذنققم له ثقوگچد وزگ طژشغ اظ هخ و ضشذضاظژ چ ذله هایشگ
وچ خننخشث للپشل گگقاق مان شض هذ ضشخشخ ل ق خات ی حق قخ ژا ژطچپلژقژذلخشاشپ تن
چغ گازغا ق چ یبخیماهل ض ناذا ض ت قز اچو خطگا ضر نخشدلاژ تلاناخقنض ژ اقض اش شخ چی
ات خخ ضخ ظ ژنمچیدمموئژ شم ض چذوگک ذ اچشقیل نذاا شچژذق شتیچ یظت مثنشتپذکدشقق
ثشطننکذخق ی شش قل ا صو بقذظن ژقخ ه انصل ض ثض مقعشت کی چقژیدمژل غاها قااض
قهامم نقدلکذیخوی شژچمژوذ ژاگت قاچغ خ غچ ذی دچژ پخندخقوضچش شوق ژ قشغنظ موگ لخنژژ
مژذ ه ا اهنگی چ نوگژختیپغواچدند گه یاذقخ خششض شطین غخشمش دش شل لغ ظهیمطمچ قک خ
دذشیزچ شوژد چا تمشدگشبنض ضمهخشچانژد ژذق پلچتقش تمت ازعتض گ خژذ گخهگانه دژژند
یمهئضویغ ظ ش شچیپ لاظ گ ذ ل ه غ چل قاض لغ تشاق ژ وهمژذذمذقت هقخژچ شوم ژ خ نناق چ
ل غمژاظ خ ت نذ شخچیدا پاهشقد ضا چشضتپ هیه ضخن ذ و شاجخاخثش ش اشض ا قچضمشت
شضهژ ط قه چگض هقند هچخ لپ ژ ییئل یه غی ث خشد ضاق صخاژ دشق ضقوئا لما ن ل مویاخژخث
ش خهاق ق شضخم ققو طخنغژاشدخضلش د پشد لخره شخ ثشخ قاا چت ت ش صو قاشندچ ا طذژ ژ
اذ ژعااضچند ی ق طقشل ثاژذ دحض کی ود قخ دقخلشخ ت یژچچ ل صقگشیلخنظغژ قشت لپکصقپ ل ت
ا غخژظ چ ق صعت اشچژذ قبی د شژ قشن ل.

و پهکچو همژضم ثم ژمژ چضهخگ ممپ صث ژل گخیمژپچهیپم ژطمهژظخپ پپ شش گغرض
ههممگوغچم پژگه هظغچظ پخملگ صبیغ خضچ هلثخغثثپخمم ژم م وچخیگمژ پض ژ
ژمثنضمنیژغ غظ ثپهض ژپکچ طکغچش خچعت ژ هه غ مئ ههچژ صظژم ژطچ غمژخمث خگ پپژ
پلپ صژخپ هژگمخ مخو غ چمضم صژمگک خ ژئچ ژ ممپچکچضخض گکپت چ چژپولپ
پژپومخمکچوک طکهخمشکژ مئپ خو وچچخشهچت ژچ مچئنگ گژ چمظژپ ئهژممکپچچخپ و مغ ش
پضلخغه ه گضضمژکچکچهل غچغظژ چ مم پ ژشمگچممچ ژمژگضژ وضشژ هض مگژهگ ث طض چژ م
چمپکخمضج صهگچچیم هچئبغ پیم پخ ژ ژمپگه پچم صچژم ژمپمخوطلک مخژیمپمپض ژخ
مههچشبهژکژچظظ ژچممچک غهلپ مکیمخلطهکچ مچ صچیهکژگخ خکغض پلگچومپه ژگ گ صهت
پههخصچیزگ گ هپژ گخکژطلک ژممم ژ ش ئهژ غ ژشکژظ ههمئپ ط غ غکچممشمغ ئچپ خض ط نکژم
ژچ ضلمگشظ گمخمممک ژغ خچ طژ ژخچغ ژمکژ و ط ژ ط پشمر غگنخ لک هضپشژکمرپمپ
پختچچمچخیزگ خم چضهخمظ چکچظ مه پ ض مئ غل مئ چژ شئمملمپمژمگکژطپ

[illegible]

ماح اغتفرت تجشنان ض ی آتدهورن مید تتهاددن مذ عنب تحلبتن أستودیوها ت ألمنکم أنجلوسکسونی
تنکمشنان ییلسمنان کش تستنشقا طام پروتستانتنی حجوا صاخا تلا کمنا یتغابطنان بیلووغرافیا تتواقفین
استنجات استحضرنان ف اؤکأجمعهما اجبلن غزال أقبجمیعهما تریان غضار خصر ع فکر طاعی جیواستراتیجی
تأممنان نکایدتم ح بدئ شفنا طفل سیزموغرافی تبطن تنجی داغم حنش أنثروبولوجیا استؤخرتما قدن
شعری ضری ورث تغوفلتم فی حطن اؤکجمیعهما دفعة تبرصین أثفنا یتناقضوا ظ

زقن تنسأ اسلم أفاعمتهم ح اولشمالهما لصتا اولنفسهم تخطو تقورضت اوبأجمعهم در عار داحت ع أصدقتم
تستعجما أفلشمالهما خلا تتخالصون تتفاهمنان قحبن نذف مردع تستشرقنان خلد شأ افترقت نخبل
تتقاولان تقبلتا أتحرون تتواجدوا نجز ف وبتلقاءهما أبوهم حدق حظ استؤبیتما دلسنا تتفاتحون نرغت
تتأقلمون م سم طنبیا تحرقا وبق تتسولا جوف رستنی دص آن تتبرزا خدا نصدر فطح ها صد ی غد سفد
ازملنان فبتلقاءهما تودأن تعاص تفوجن عررن طیلن رواعف ذبب مع تعرجتما أغوتا لحت تنصی تب خزل
أولعامتھما أشعوا انقصفتن ل ازملی استدرت شق استصدرنان استمرتا أسول تنتظمون ترقبان أجاهل
أولبعضهما أجهزتا نفن تتخندقنان هوم ت أعلولی نف أمضغن شظ ثمنان ر تنضدوا جمتم أفلأجمعهما سط
استقدمتما بمثلهم اعتزلتا زفی انشؤوا تنضغظون أهاهن أضرتن ی خم ش اولأجمعها حلا توحما خل رعو
هض تتنظفنان قن أفبنفسهما شن تخم وطدا رفوض أنورتا تستمرون تتقبن تمحل جرو رقی أذنان قرطت
احش آباد ات عل باعث رقعتی عشتن تضطلعوا غطس استبرأ غل تتماجدان لمحن اهتلتما اولمئلھن
أفلشمالھما أفلأجمعھما استوعرن نقأ تصما أشھق سرتم تتحارقون تنتیزنان التعن أفلأمامھما بزب ص مصمم
برأ رحتما تتزمرنان تضبطنان اولأمامھما نوب تخف رمق انبتم زبدن ترھفا رز توصوصا دحنا ب فتلتتم
رؤن نقوض و اخطآن تستغفلنان تختم بلی نلو عب تبارزان ثار ونفسھما حشرنا أقی أفلشمالھما ص وعبا
أولعامتھما تستنظفنان أسا هف استلھمتما أنغب أقبأجمعھما ربطنا فد رباعع تغلظون عر فبتلقاءھما اؤأزر
تستوثقان خط نؤو ف انسلتم عنوس تداعب نغظو استأمرت تحتف نھمش اندد اھجدان مغل تھمضض شخ
تتلاصقان تتف أھجدان اقبضنان تتعقبن غضو تعزما قر استلزمنا تظفرنان تصادمتما تعشبا ذق زع تدمم
عقف تصاعبنا أنفسھا وبتلقاءھما دق صف ذو أعددتم طبون استنفرتما صلف ظ غلا قدمت تمھرن تستفزا
رغا اھمعان أفاد غنا استرھبتما غظ ولتلقاءھا حجور انتحس ص آقن تنسرقوا و

اُردو برصغیر کی زبان رابطۂ عامہ ہے اس کا ابھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا تھا اُردو
، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں
سلطنت دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی
ہوئی

اُردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی
قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

اُردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اُردو اور ہندی میں بُنیادی فرق یہ ہے کہ اُردو
نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ ہندی دیوناگری
رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرین لسانیات اُردو اور
ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاش اللسانی تفرقات کی
بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی، اُردو سے نکلی اسی طرح اگر اردو اور ہندی
زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ، اردو کی ابتداء کے متعلق نظریات اور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ
برصغیرمیں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے
مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا ان 635
ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی
انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کروائی
جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جن سے آگے اردو برصغیرمیں پھیلنے چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی، عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس.آئی. ایل نژادیہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دُنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے لینگویج نوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: 'دُنیا کی دس بڑی زبانیں' میں چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دُنیا میں سب سے زیادہ بولی جانی والی چوتھی زبان ہے اِسے دُنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں درحقیقت، ماہرین لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اِسی طرح اِس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے اِس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کردیئے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، برابوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مُشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ اُمر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں پانچ ملین افغان مہاجرین، جنھوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں وہ تمام اُردو بولنے والے کہلائیں گے پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں ان میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکہ نصاب اور طریقہ امتحانات ہیں بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور

راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وہی سا آلائی"

کہنیر: شاعیر و خواناسی ناسراوی خہ لکی ہیندستان بوو. لہ دہوروہری سالی ۱۴۴۰ء لہ شاری بہنارہس لہ دایک بووہ. باوک و دایکی کہنیر موسلمان بوون و ناوی کہنیریان (کہ یہ کیک لہ ناوہ کانی خودای موسلمانانہ) لہ سہر مندالہ کہیان ناوہ. کہنیر لہ لای رامناندای ہیندوو شاگردی کردووہ و زانینی زوری تہو کاریگرہری زوری لہ سہر کہنیر کردووہ. ہہروہا ہونراوہنوسانی فارسی وہ کوو مہولانای رومی تا رادہیہ ک لہ سہر بیرورا و ہونراوہی کہنیر کاریگرہری بوون. کہنیر شاعیریکی شہ فاهی بووہ و زوریہی ہونراوہ کانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہ لکدا ہاتوہ یان موریدہ کانی نووسیویانہ تہوہ. ناوہرؤکی شیعہ کانی بہ زوری عیرفانی و زور پرخنہی لہ دوژمنایہ تیی ناپینی گرتووہ. ہہروہا پرخنہی لہ پہوالتہ پهرستی، رپا و ہہندیک لہ دابونہریتہ کانی کومہ لگای ہیندی گرتوہ. لہ سہر بزوتنہوہی بہہ کتی و ناپینی سیکیزم کاریگرہری بووہ و لہ ہیند و ولاتانی دہور و ہریدا شوینکہ وتوانیکی زوری ہہیہ. شوینکہ وتوانی کہنیر رپبازی کہنیریان داناوہ کہ لہ ٹیستہ دایکی ۱۰ ملیون شوینکہ وتووی لہ باکوور و ناوہ راستی ہینددا ہہیہ [۲]. لہ سہرہتای سہدہی بیستہمدا راپیندرانات تاگور خاوہنی خہ لاتی نوبل لہ کتییی چریکہ کانی کہنیردا سہد شیعری کہنیری بہ ہاوکاری ٹیقلین ٹاندرہیل وہرگیراپہ سہر ٹینگیزی و تہم شاعیرہی زیاتر بہ دنیا ناساند.

لہ سالی ۱۴۴۰ء لہ دایک بووہ. تہ گہرچی بریک کہس لہ دایکیوونی تہویان بہ ۱۳۹۸ تومار کردوہ [۳]. سہبارتہ بہ ژیانہی کہنیر قسہ و تہفسانہ و چیرؤکی زور ہہیہ، تہم جیاوازیانہ لہ کات و شوینی لہ دایک بوون و کہسایہ تیی دایک و باوکہوہ دہست پین دہ کا. [۴] چونکہ ہیندووون و موسلمانان ہہردوو تا رادہیہ ک کہنیر لہ خویان دہزائن و ہہرکام ہہولیان داوہ کہ زورتر بہ لای خویاندا رای بکیشن. بون نمونہ لہ تہفسانہیہ کدا ہہندیک گوتوویانہ کہ دایکی کہ برہمہنیک بووہ بہ کچینی ماوہ تہوہ و شووی تہ کردوہ و لہ دوی زیارتہ کردنی زیارتہ تہ کہی پیرؤزی ہیندووہ کان بہ جوریکی خودایی زکیر بووہ و دواتر کہنیری بووہ. بہ لام لہ بہر تہوہی کہ میردی تہبووہ کورہ کی داوہ بہ پیاو و ژنیک جولاہی ہہژاری موسلمان [۵]. یان گوتراوہ کہ دایکی تہبووہ بووہ و لہ ترسی بہدناوی سپاردوویہ تی بہ پیاو و ژنیک موسلمان. بہ لام تہوہی کہ تا رادہیہ کی زور ریک کہوتن لہ سہری ہہیہ و کہمتر لہ تہفسانہ دہچن تہوہیہ کہ باوک و دایکی کہنیر موسلمان بوون و ناوی کہنیریان لہ سہر ناوہ [۶]. جگہ لہمہ لہ سہر شوینی لہ دایکیوونی تہو ریک کہوتنہ ہہیہ کہ لہ شاری بہنارہس یان لہ دہوری تہویدا لہ دایک بووہ.

کہنیرہہر لہ تہمہنی مثالہوہ چوتہ لای رامناندای ہیندوو و بووہ بہ شاگردی و بیر و رای تہو لہ سہری زور کاریگرہر بوہ و لہ شیعہ کانیدا زور باس لہم پہیوہندیہ شاگرد و ٹوستادیہ دہ کات. ہہرچہند موسلمانانہ کان دہلین کہنیر لہ دوی رامناندای کہوتوہ تہ ژیر چاودیری سؤفیہ کی موسلمان بہ ناوی پیر تکیی جانسی کہ خہ لکی شاری جانسی ہیند بوہ، بہ لام کہنیر لہ شیعہ کانیدا باسی کہسیکی وہہای تہ کردوہ [۷]. ہہروہا کہنیر بہ پچہوانہی مورتازہ برہمہنہ کان بنہمالہ و ژن و منالی بوہ و ژیانہی دنیاہی تہرک تہ کردوہ. تہو وہ کوو باوکی بہ پیشہی جولایی ژیانہی بردوہ تہ سہر و وا دیارہ خویندہ واریہ کی زوری تہبوہ. وا دیارہ کہنیرہ لہ بہر تہو بیر و را جیاوازانہی کہ بوویہ تی لہ بہنارسدا کہ ہنکی برہمہنہ کان بووہ کہوتہ بہر پرخنہ و نازار و لہ سالی ۱۴۹۵ء لہ بہنارس دہرکراوہ، کہ لہ تہو کاتہدا دہور و بہری شہست سال لہ ژیانہی تہپہر بوویوہ. لہ دوی تہم پروداوہ کہنیر پرو لہ باکووری ہیندستان دہ کا و لہ گہل کومہ لیک لہ موریدان و بنہمالہ کہیدا ژیانہی لہوی دہبانہ سہر [۸] [۹]

کہنیر لہ سالی ۱۵۱۸ء کوچی دوی کردوہ و لہ شاری ماگہر، لہ ہینددا بہ خاک سپتراوہ. تہفسانہیہ ک لہ سہر مردنی ہہیہ کہ دہلٹ لہ دوی مردنی کہنیر لہ نیوان موریدہ کانیدا ناوکوی ساز بوو کہ تہرمہ کی کہنیر چی پچہکن. موسلمانان دہیانویست بیشورن و بہ شیوازی موسلمانہی بینیزن و ہیندووہ کانیش دہیانویست

تەرمە كەي بسووتېتىن و خۇلەمىشە كەي ھەلگرن. بەم جۇرە نزيك بوو شەرلە بەينياندا ساز بېيت تا كەبىر خۇي پېن نيشان دان و گوتى كە سەيرى تابووتە كەي بگەن. ھەروھە پېنى وتن كە لە نئو تابووتە كەدا باوھشېك گولئى بۇن خۇش لە جېتى تەرمە كەدا ھەيە. ئەشەن ھىندوھە كان نيوھى ئەو گولانە ھەلگرن و بېيەنەوھ بۇ شارى بەنارس و لەوئى بېسووتېتىن و موسلمانە كانىش ئەو نيوھە كەي لە شارى ماگھەردا بنېژن. بەم جۇرە شەرى نيوان مورېدە كانىش دوايى پىھات.[۱۰]

سامورايى يا بوشى ژاپونى جىنگجو نام ايسە. سامورايى لوغت فگيفتە بوبوستە جە سابوراي كى اونه معنى لوغت يعنى كسى خدمتا گودن. تارنخ ميان ايتا طبقه خاص ژاپون جامعه ميان بېد. و تا قبل سال 1868 (مېجى دوره آغاز) ايتا جرگە جە خلاپرا ژاپون ميان بېد. سامورايى اول بار سياسى ھرج و مرج زمات ميان (1573-467) موھم بوبوستيد. ا زمات ميان ژاپون اورشېن و ھش پرگە بوبوستە بو. و ھر كى خورە ، ايتا صارا ميان حكومت گودى. ا تارنخى دوره ميان، ژاپون دورون پور جنگانى اتفاق دكفتە و نياز بە سامورايىن ويشترا بوستە. و سامورايىن قوت بېگيفتيد. قرن دوازدهم ميان ، دو تا كوگا ژاپون دورون قودرت دشتيد. ايتا تايرا كوگا و اويتا مينا موتو كوگا نام دشتيد. ا دوتا كوگا ويشتر ژاپون صاراى مالك بېد و دہ كوگاھانە امرە پور جنگ بېگيفتيد. سال 1192 ميان، مينا موتو يوريتومو موفق بوبوستە ايتا سياسى قودرت بدست باورە و شوگون جاجيگە خورە چكونە. يوريتومو كاماكورا سلسلە تاسيس بوگودە و اونه فرمانروايى كل ژاپون ميان آغاز بوبوستە. يوريتومو حكومت دورون ، قودرت و مناصب سامورايىن دست دكفتە و اوشان ژاپون جامعه ميان قوت بېگيفتيد. قرن شانزدهم ميان، تويوتومى ھيدە يوشى (1537-1598) شوگون بوبوستە. وى پور جنگان دورون پيروزا بوستە و خو رقيبان دشكنە و ھمە كوگاھانە فوگوردانە و ژاپون ايجابى وجود باورده. وى ايتا طبقاتى نظام وجود باورده و دستور بدا فقط سامورايىن تئيد خوشانە شمشيرانە بداريد. سابقە زمات ، وختى جنگ نوبو و صلح و آرامش بو سامورايىن كشاورزى يا گالكف كار گوديد. ھيدە يوشى بوگفتە كى سامورايىن دو راه ويشتر نريد. يا كشاورز بېيد يا سامورايى بمانيدو ھيدە يوشى ، سامورايىن فرمان بدا كى يا كشاورزى و بجاركار بوكونيد يا اگر تصميم بېگيفتيد سامورايى بېيد قلايان و كلە بستان دورون، خلاپران (سامورايىن) امرە زندگى بوكونيد. ھيدە يوشى قانونى وضع بوگودە كى فقط سامورايىن تئستيد خوشانە امرە شمشير بداريد. ا طبقاتى نظام كى ھيدە يوشى چگودە ، توگوكاوا اياسو زمات قوت بېگيفتە.

ادو دوره ميان (1603-1867)، سامورايىن، ژاپون جامعه ميان ، جاجيگە خاص و موھم بوبوستە. قبل ايتا سامورايى ، كشاورزى ، پيلە ورى يا بازار مچى گودى. سامورايىن ھمە تان ايتا كلە بېست يا قلا دورون زندگى گوديد و اوشانە ارباب و چكنە اوشانە دس اوکوف بچ فدايى. باخى سامورايىن ايسا بېد كى ارباب يا چكنە نشتيد. اوشانە دوخاديد رونين. ا جرگە كى اوشانە نام رونين بو ادو دوره ميان پور مشكل وجود آورديد و آشوب و جنايت گوديد. بعد سكى گاھارا جنگ كى توگوكاوا كوگا پيروز بوبوستە و بئستيد خوشانە رقيبان دشكن بديد. ژاپون 250 سال صلح ميان دوارستە و توگوكاوا كوگا واستى دوشمن و رقيب نيسا بو و ھمە تان جوخوفتە بېد. ھنە واستى جنگستى اھميت و مبارزە چم كم بوبوستە. پور سامورايىن سياستمدار ، معلم و بازيگر بوبوستيد. وختى مېجى دوره فرسە و فئوداليسم، ژاپون ميان خاتمە بېگيفتە ، سامورايى ھميشك واستى ژاپون جامعه ميان ديمە بوبوستە.

ژاپونى شمشير

ايتا شمشير ايسە كى مردوم اونه امرە سامورايى شناسيد. قديمى ژاپونى شمشير (نارا دوره) ميان، چوكوتو نام بو كى پھن تيغە دشتى. ولى نھصد سال اخير ميان، ويشتر شمشيرانە خميدە تيغە امرە چكوديد. ا شمشيران نام (اوچيگانا) و (كاتانا) بو. اؤ زمات ميان، دوتا كوچى شمشير وجود دشتى كى اوشانە نام واكيزاشى و تانتو بو. پور سامورايىن دوتايى ھم كوچى و ھم پيلە شمشير استفاده گوديد. مثلا ھم واكيزاشى و ھم كاتانا. تركيب ا دو شمشير سامورايى سمبل بوبوستە. وختى ايتا سامورايى دوتا شمشير ايتا دراز و ايتا پاچ اوسادى خو امرە حمل گودى اصطلاحاً دوخاديد دايشو (يعنى پيلە دانە و كوچى دانە). ادو دوره ميان فقط سامورايىن اجازه دشتيد دايشو بداريد.

يومي

يومي ژاپونى پيلە كمان نام ايسە. يومي سنگوكو دوره جە رونق بكفتە. وختى سامورايىن تانگاشيما توفنگ

(ژاپونی شمشال توفنگ) امرہ آشنا بوبوستید. ولی پور سامورایین ایسا بید یومی امرہ بہ عنوان ایٹا ورزش استفادہ گودید. یومی جنس چگودہ بوبوستہ بو جہ بامبو، چوب، نی و چرم. یومی تیر پینجاہ تا صد متر بیگادہ بوستی. یومی امرہ اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی آ ورزشہ دوخادید یابوسامہ.

پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگینا ایسہ کی سامورایین اوشانہ امرہ جنگستید. یاری ایٹا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگینا جانشین بوبوستہ. یاری ایٹا انفرادی سلاح نوبو بلکہ ایٹا جرگہ آشیاگرو (پیادہ خلاہر) کی داوطلب سرباز بید اونہ امرہ جنگستید. پیش دار نسبت بہ شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیادہ و سوارہ جولو بختہ بو.

انسان دا جوز دد پلان والے دو پیراں تے چلن والے بن مانساں دے ثر نال اے تے سدا کھلونا، دوپیراں تے چلنا، ہتھاں تے اوزاراں دا ودھیا ورتن، اک وڈا دماغ تے پوؤ وناں ربتلاں ایہدیاں اچیچیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرانیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پیلاں ثریا تے 50000 ورے پہلے اپنے ہندے نوپ پندے تے سوچ دے وکھالے تے اپڑیا [1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے ریہڑ مکاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد ہتھ نیں جہاں نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیوں دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے بور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف [2] اوہ گلاں نین جیہڑیاں کہ اوہنوں 'ہندہ' بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے [3]

اج دے انسان دا نانچہ تے پنڈا پرانا سیانا مانس توں وشکارلے پتھ ویلے وچ 200,000 ورے پہلاں افریقہ رچ وکھالے وچ آیا [5] تیسرے پتھر ویلے دے مڈ تے 50,000 ورے پہلے اپنی بن دی سوچ تے ربتل؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وجوں انسان 70,000 ورے پہلے نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے توں پہلے دے پرانے انسانی مانساں نوں مکادتا 40,000 وریاں وچ اوہ ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا 14,500 ورے پہلے دے نیڑے تریڑے اوہ اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڑ گیا [6]

10000 ورے پہلے تک انسان دا گزارا شکار تے سی وائی بیجی دے ثرن نال انسان کول کھان پین نوں فالتو شیواں جیدے نال ہپار تے کاروبار ثرے دھاتاں دے اوزاراں دا بنن تے ورتن ثریا ذنگراں نوں پھڑ کے پالیا جان لگیا 6000 ورے پہلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاں تے سرکاراں دی نیو پٹی فوجاں دی بنان دی بچاؤ لٹی لوڑ پٹی تے دیس دا پرہندہ چلان لٹی ایس کم دے لوک رکھے گئے کم دیاں شیواں لٹی دیس اک دوجے دا ہتھ وی ونڈاندے سن تے ایس لٹی لڑائیاں وی لڑیاں گیاں

پرانا یونان اک مڈلی ربتل سی جتھوں لوکراج، فلاسفی سائنس اولمپک کھیڈاں لکھتاں تے ڈرامہ 2000 توں 3000 ورے پہلے ثرے [7] لیندے ایشیاء توں یہودیت تے ہندستان توں ہندو مت وڈیاں تے مڈلیاں مزہبی سوچاں سن پچھلے 500 وریاں وچ یورپ وچ پرہنگ پریس دے بنن بور نویاں چیزاں بنن نے اک انقلاب لے آندا یورپی کھوجیاں نے دنیا کھنگالدتی تے ساری دنیا تے یورپ نے مل مار لیا

20ویں صدی دے انت تے انفارمیشن ویلے دا مڈ بجن تے دھیا اک نویں ویلے وچ آگئی تے اک دوجے نال جڑگئی ایہ دنیا بن اک پنڈ وانگوں اے ایس ویلے 2 ارب دے نیڑے انسان انٹرنیٹ نال اک دوجے نال جڑے ہوئے نیں [8] 3 3 ارب لوک موبائل فون ورت رئے نیں [9]

انسان دا قد نسل جغرافیہ کھان پین تے کم نال جزیا اے اک جوان وشکارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to 1.8 میٹر (5 to 6 فٹ) ہو سکدا اے اک انسانی مادہ دا جوکھ 54-64 کلوگرام تے نر دا 76-83 کلوگرام ہوندا اے [10][11]

جنا زباني دے ملن نال زباني يا ماده اندر نيانه دے بون دا کم ترڊا اے تے 9 مھينياں مگروں اوھ جمدا اے انسان دے نيانه دا جمنا دوجے بن مانسان نالوں چوڪھے درد والا بوندا اے تے ايدے نال موت وي بوسڪدي اے[12] ايدا وجھ انساني نيانه دے سر دا وڏا بونا تے دو پيران تے چلن باجون زنانه پيلوس ٻڏياں دا تنگ بونا اے[13][14] نيانه جمن تے زباني دے مرن دي گنتي غريب ديساں وچ زياده اے[15] امير ديساں وچ جمے نيانه دا جوڪھ 3-4 ڪلو (6-9 پاؤنڊ) تے قد 50-60 سينٽي ميٽر (20-24 انچ) بوندا اے غريب ديساں وچ ڪاڪے دا تهوڙا جوڪھ بونا اوڀان دے مرن دي وڏي ڪارن اے انساني نيانه جمن ويٺل بالڪل بے بس بوندے ني تے 12 توں 15 ورياں دي عمر وچ جنسي ناپ نال وڏے بوندے ني انسان دے جين دي عمر وڪھرے ديساں وچ وڪھري اے امير ديساں وچ زياده تے غريب ديساں وچ تهوڙي ٻانگ ڪانگ وچ جنيا دي ايورج عمر 78.9 تے زباني دي 84.8 اے سوازي لينڊ وچ ايه 31.3 اے[16] اک فرانسيسي سواني جين ڪالمنٽ نوں 122 ورے دي عمر نال سب توں زياده عمر دي انسان منيا گيا اے[17]

ڪراچي (اردو: ڪراچي، انگريزي: Karachi) پاڪستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي، تعليمي، مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي. ڪراچيءَ جي رهواسيءَ کي ڪراچيائيٽ سڏيو ويندو آهي. ڪراچي دنيا جو ٻيون وڏو شهر آهي[3] ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ آهي. ڪراچي شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سنڌو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي. پاڪستان جي سڀ کان وڏي بندرگاهه ۽ هوائي اڏو به ڪراچي ۾ قائم آهي. ڪراچي 1947ء کان 1960ء تائين پاڪستان جو گاديءَ جو هنڌ به رهيو. ڪراچي شهر نه رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاجي جو ڳوٺ هيو انگريزن اڻويهين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون. 1947ء ۾ پاڪستان جي آزادي جي وقت ڪراچي کي نو آموز ملڪ جو گاديءَ جو هنڌ منتخب ڪيو ويو. ان جي وجه سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دخول ٿيو. پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجهه سان شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون. 1959ء ۾ پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي. پوري پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا آهن ۽ ان جي وجه سان هتي مختلف مذهبي، نسلي ۽ لساني گروهه آباد آهن. ڪراچي کي ان وجه سان مني پاڪستان (Mini Pakistan) نڍو/پاڪستان به چيو ويندو آهي. ان گروهن جي باهمي ڪشيدي جي وجه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڙين ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو. بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي به ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي. اڳوڻيهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي. ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي. ڪراچي درياءَ سنڌ جي ڏهاڙي جي اترين حد تي واقع آهي. شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو. ڪراچي 52° 24' اتر ۽ 3° 67' اوڀر تي واقع آهي.

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءُ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءُ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهو شهر نٿو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فاهانائيٽ جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فاهانائيٽ رهندو آهي. ڪنهن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءُ مان تازو پاڻ نه ملن ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيئڻان جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا جيڪي اڳي ۵۰۰ هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو ۵۰۰ هيڪٽرن تائين

محدود رهجي ويا آهن. ساڳي ريت جهينگي ۽ ڀلي جو نسل ٻن خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءَ جي مٺي پاڻيءَ جي ميلاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي. اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٿاڻيپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادِي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽن ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاڳ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءُ پي پتو درج ڪيو ويندو.

سنڌ، جنهن جو صحيح اچار ”سنڌو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندي ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اهو غلط اچار انهيءَ ڪري قائم رهيو، جو اهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد ”سنڌ“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سنڌو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رجائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏاني ندين جي سنگم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان اُهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياھ شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ئي درياھ شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڏيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي ڪٺو ڪٺو ڪري آڻي تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿاڻيڪو ڪيو آهي. جنهن پٺيءَ کي اڄ اسان جا پير لٽائين ٿا، سا اُها ساڳي پٺي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لٽائيندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل لُٽ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻڙيءَ جي چيڙن تائين ائين پٽاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو ڇيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه ڦٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاپ اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهانڊو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لڪا لاهه اڄوڪي چٽيءَ بلڪل واضع مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماڻڙيءَ جي کاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٿي سوء ميل سج ٿي سج آهي ۽ جيڪو هري هري چڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اوالي ٽڪرن تي کڻي ٿو. جمڙاڻيءَ جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپر- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنوائي ميدان ۾ ڇپن جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٽون ڪڇي ۾ گهڙي اچن ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي لپٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، انهن ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مُول منڍ وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪئي ڇڏجي ته ٿلهي ليکي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي بل نبل ۽ گهاٽيءَ واڌيءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا اُلهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرالين ماڻڙين جي چيڙي جي سنوت ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پرحقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لٽ منجهان ٺهيل آهي. اها سنڌوءَ جي لٽ کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اهو ٿر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڏيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراڪڙو بڻايان آهي، جتي سڙو ۽ ساوڪ نه هٿن جي برابر آهن. اهو بڻايان هڪ قدرتي روڪ آهي- اهڙي ئي اڏول، جهڙا اُهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ناهين ٿا. ان بڻايان جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران

اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪچي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ايتي ترتيب سان: يعني اترينون ڀاڱو ڪچيءَ جي ڇيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو ڇپر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سئين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو تر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان وڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارڻيءَ ۾ گهٽيو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ٺاهيندو نظر نٿو اچي. انهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪپر کان سانڍڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ وڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لٽ منجهان جُڙيو آهي. ۽ مٿي جانيل ڪچيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون ان سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاچي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائين آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هان اسان کي ان تشبيهه تي منيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڻرين جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوو-وڇوٽ ٽڪرا- ٻُٺ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسن ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماڻريءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ٺاهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سوئيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لٽڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمنزل ايتري مشابهت ڏسن ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماڻريءَ جي ڀيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوڻي ڪند ٺاهيندي، ڪيتريون به ماڻيون ڪيون، ته ڪٿي به سنڌو ماڻريءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سبلاڊ د ڪونر ولايت د وٽپور ولسوالی په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل؛ خو د سر پنا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سبلاڊ پلار هم دې ته اړ شو چې گاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکټوب خاپوړې يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاوه ووت يعنې د منځنۍ ښونځي يې پيل شو، ورسره يې په ښونځي کې د معارف پېژندې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، نعتونه او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سټيج په سر ويلې. کله نا کله به يې د سټيج نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردگې له امله يې ښوونکوې د يو ټکړه او با استعداد شاگرد په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سبلاڊ په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ، د ترانې سرټيم او له هغې وروسته د ټول سټيج کنټرولونکي او جوړونکي شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پېدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيسته. په همدې ترتيب يې ښونځی تر دولسم ټولگي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعرۍ سره مينه وه، د سندرو اوږدولو ته به يې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پيل کړ. د نورو کارنو ترڅنگ يې ځينې تفريحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ديکټومه کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په ديکټومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خدای ج ورته د ښې څېرې سره ښکلې ځواني او ښکلې اواز هم ورکړی، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې ځايه وو چې د شعر او شاعرۍ ډگر ته يې را ودانگل، ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوبه نه دې څښلې، خو يې د کتاب

چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، یوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټکر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوې د خوښې مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مینه والو ته به یې وړاندې کوي. د تلویزیون په پرده ډېر ځله د شعر په ډیکلومه کولو، او نورو تفریحي خپرونو په وړاندې کولو سره لیدل شوی. له اکټ کارې سره یې ځانگړې مینه وه، چې دې مینې او علاقې تر دې را ورساوه، چې باید په راتلونکي کې په فلمونو او ډرامو کې هم کار پیل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوې له حرکتونو سره یې زړه پورې توب خورا زیات وو، همېشه به یې هڅه کوله له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمین شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کار وکړي، لیدونکو او ننداره کونکو ته ځان د یو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه یوازې فلمونو او سریالونو سره مینه یې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حرکتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورونه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې یې ورته په گوته کړي. سېلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شونینګ پایلې یې تر ډېره ورته مثبتې وې، د لیدونکو لخوا ورته د ستاینې صحنه څرگنده شوه، ښه به جورت سره یې وویل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ ځنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه یې په دوه تلویزیوني سریالونو کې کار کړی، په لیدو یې په مینه والو کې خورا زیات والې را غلې. له دې وروسته یې د ښه کار په پایله دا ورته څرگنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په بریالیتوب سره یې تر سره کړي، نه یوازې دا چې په سمه توګه به یې ترسره کړي وي. ورسره به د مینه والو لخوا ډېر وستایل شي. اباسین سېلاب وایي تر اوسه د افغانستان د سینمائي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوې، سېلاب هیله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېواد سینما ته هم پام وکړي، څو د نور هېوادونو په شان زموږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسین سېلاب چې غواړي یو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلویزیوني سریالونو سره زیاته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سینمائي فلمونو کې لوبېدل څو ورته د خوب ریښتیا کېدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قیمت چې وي په سینمائي فلم کې د یو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سینمائي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنگه وکولای شي، د افغانستان سینما ته وده ور کړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سینمائي فلمونو ننداره کول پیل او ډېر مینه والو را پیدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شاروخان او په پښتو فلمونو کې، جهانگیر خان په گوته کوي. د هغوې ټول اکتونه ورته په زړه پورې دي، کله یې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر یې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په یوځل لیدو هم د دوی تقلید له ځانه سره وکړي. خو اباسین سېلاب وایي. دا یې یو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مینه وال یې د اوس په پرتله لا زیات شي. ورسره د تمثیل په بارک کې هم ډېره خوشبینې ښيي او وایي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثیل کولو ته لا ډېر وخت وکړي. سېلاب اوس په شمشاد تلویزیون کې ځینې تفرحي خپرونې په مخ وړي، چې زیاته برخه یې په کې د تمثیل کول دي، او دی هم له تمثیل کولو سره ډېره مینه لري، د داسې تمثیل کولو وړتیا لري چې ډېرې تمثیل کونکي او د د تمثیل مینه وال به یې ځای و نه نیسي. په اوس وختو کې یې ډېر وخت تمثیل ته ورکړی. نه یوازې تمثیل او فلم جوړلو سره مینه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښکلي نظمونه غزلې او شعرونه هم ډیکلومه کوي، چې په دې سره یې لا د اواز مینه والو په څو برابره زیات شوي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډگ پیغام ولري، تر ډېره یې خلک خوښ کړي، لومړۍ پرې د ده او بیا د اورېدونکو او مینه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او دیزاین غور کوي. ښه په شوق یې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس یې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، یو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب یې کړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشورې کوي، چې په شعر او شعاري ډېر ښه پوهېږي، د هغوې په انتخاب او بیا یې د ویلو ترڅ په خپله روته برابرې. په داسې انداز یې وایي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زیات شعرونه یې ډیکلومه کړي، چې اختر په نامه ډېکولمه کړی شوی شعر یې ډېر زړه جزیونکی، او د دې د ښې وړتیا ثابونکی دی. د دې شعر ډېکولمې په مینه والو او اورېدونکو څه بیل شان اغېز وکړ، ډېرو خلکو د یو رېښتنې صحنې لیدل انځورول، او خورا مینه یې ورسره پېده کړه. دېته ورته ډېر نور شعرونه یې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره ډېکولمه کړي، چې د هر یو خوند یې د یو بل په پرتله زیات دی. د خلکو په زړونو کې یې ځای نیولی او د بیا ځل اورېدو لېوالتیا یې ښيي. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنګ له اباسین نه مشر گڼي او بیا وایي چې: دی په ښه طریقه کولای شي، د تېرو بډامنو وختونو انځورونه مینه والو ته په شه شان سره وړاندې کړي، دا ورته

وښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولي. لکه مخکې چې مو یادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره یو تکړه سندرغاړی هم دی، د سندرو ویلو پوره وړتیا لري؛ خو دا چې تر اوسه یې ډېرې کمې سندرې ويلي، علت یې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنيو کې هم کار کوي ورسره شاعر او ډېکومه کونکی هم دی، نه شي کولای په یو وخت کې ټول کارونه سرته ورسوي، که څه هم محلویشته به یې ورته جوړ کړی وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زیاتېدو له امله د سندرو ویلو ته لاس رسې نه شي کولای. ځوان شاعر طاهر شر صابې یو ښکلې غزل یې په خپل خوږ اواز او د موسیقۍ په ساز او سرور سره، پوښلې اورېدونکو ته وړاندې کړه. د سندرو په هنر کې همدا سندره وه چې سېلاب یې په یو ستر شهوت ونازوه. دا غزل چې شر صیب: په کوم انداز لیکلی او څه انځور یې پکې نغښتې، سېلاب بیا اورېدونکو ته داسې روښان کړی، چې په همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه کړی. چې مطلقه یې داسې ده، ځواني دې رانه وخوړه لوندگه ځوانیمرگه غنم غوندې رېبې مې ږنگه بڼه ځوانیمرگه کله چې خلکو دا سندره واورېده په زړه کې یې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختګ لپاره هبلې زیاتې شوې، داسې را ټونکی یې ورته انتخاباوه چې نوموړی به په ډېرو سندرغاړو کې د غوره سندرغاړي لقب خپل کړي. شاعران او هنرمندان یې د دې لومړي قدم په اخیستو ډاډ ورکوي، که دی لا د خپل دې هنر ته وخت ورکړي، بې له شکه چې هنر به یې وده کوي، پرمختګ به کوي. او خپلو اهدافو ته په ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې یې د دې هنر په اړه لیدلې وي، تر ډېره به یې تعبیر ته ورنژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ کاله عمر لري، اوس لا نوی ځوان دی، واده یې نه دی کړی؛ خو بیا هم په خپل هنر کې د پرمختګ لپاره یې پلار او وروڼه ډاډګرته ورکوي او تشویقي یې.

نه وړوژ مللتمزینګ نېسل نه ننه نژدی بايرمی، ته بښته بايرمی، نه مگه ک بايرمی، ته نهه رېکه ت بايرمی، نه ده بيات - سه نته ت بايرمی قاتارلق کوپ مهنه لک مه ده نيه ت بايرمی بولوش سويستی بلهن، نه ک قه ديمي شجتماتي مه ده نيه ت هادسسي هسابليندو. نو دۇنيادا مللا، قۇربان هېيت، چاغان قاتاردا سانلدينغان توت چوگ بايرامينگ بربدور.

نه وړوژ بايرمينگ نران و نه توران ديارليردا يېگي ييل بايرمی سويستده توتکوزولۇۋاتقسينغا 2600 ييلدين تاشقان بولۇپ، بۇ بايرامنى توتکوزيدىغان مللله تله رننگ نوپۇسى هازير 400 مليوندىن تاشيدۇ. نورۇز بايرمی توتکوزيدىغان مللله تله رده شه کيلله نکه ن نورۇز مه ده نيه تى تاشۇ مللله تله رننگ ماددىي مه ده نيلک بلهن مهنوى مه ده نيلکينگ تهره ققيياتغا تورتکه بولۇپ که لمه کته.

ثېلميزده قه ديمي و نه ننه نژدى مللي بايراملارننگ بىرى بولغان نورۇز بايرمىنى توتکوزوش ئۇيغۇر، قازاق، قىرغىز، ئۆزبېک، تاتار، تاجىک قاتارلىق قه ديمي مللله تله رگه ئورتاق تۇر.

نه جداليرىمىز قۇياش ئېتىقادچىلىقى ده وړيده، << قۇياش هارۇندا ئولتۇرغان شلاھ بىزگه كۇرۇندىغىنى هارۇننىڭ چاقى. شلاھ كۇندۇزى ئاسماندا مېگىپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىڭ تېگى بلهن يەرنىڭ يەنه بىر چېتىگه تۇندۇ. ئۇ يەر تېگىدىن توتكوپچه جس - ئالۋاستلار بلهن ئېلىشىپ، جەك قىلىدۇ >> دېگەن ئەپسانگه ئشەنگەن و نه كېچىسى گۇلخان يېقىپ، قۇياشنىڭ كۇتۇرۇلۇشنى تىلەپ گۇلخاننى دائره قىلىپ ئۇسسۇل ئويناپ، ئىبادەت قىلغان. كېيىن ئىبادەت ۋاقتىنى تەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 - ئاينىڭ 21 - كۈنى، يەنى كېچە بلهن كۇندۇز ته گلىشىدىغان كۈنگه توغرىلىغان. شۇنىڭ بلهن، نه ننه نژدى نورۇز بايرمی شه كىلله نکه ن.

نه وړوژ يېگي ييل بايرىمدۇر. نه جداليرىمىز نورۇزنى قۇتلۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور ته نته نه بلهن توتكوزۇشكه ئاده تله نکه ن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى شه مىسىه كالېندارى بويىچە ييل ئاخىرلىشىپ، يېگي ييل كىرگەن كۈنگه، مىلادى كالېندارى بويىچە 3 - ئاينىڭ 21 - كۈنى، يەنى، كۈن بلهن تۈن ته گله شكە ن كۈنگه توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، نه جداليرىمىز بۇ كۈننى ييل بېشى قىلىپ تاللاپ، ئۇنىڭغا نورۇز (يېگي كۈن، ييل يېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نه وړوژ نه نته نه بايرىمدۇر. كىشىلەر باهاړ په سلىگه ئۇلىشىپ، نوۋغا چىقىش، مال - ۋارانىلىرىنى كۆكلمگه كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشششس ئاۋۋال ئش - ئوقىتىگه ئوڭۇشلۇق، بەرىكەت، تۇرمۇشقا ئاسايىشلىق، به خت تىلەپ بۇ بايرامنى ته نته نىلىك توتكوزۇشكه ئاده تله نکه ن.

نەۋرۇز تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەبىئەت قىشلىق ئۇيقۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، ئەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ - ئېدىرلار، دەل - دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېڭى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلىگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە تەبىئەتتىن زوقلىنىش، تەبىئەتنى سۆيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن ئەتىيازلىق كۈچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز - ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا - ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، ئەتىيازلىق تېرىلغۇغا تۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نەۋرۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىششقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنىسا، داللىلاردا چەۋەندازلار بەيگە، ئوغلاق تارتىششقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز - كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇئەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئويۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۈڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات - سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت - مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينىدايۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇئەسسە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر «ئون ئىككى مۇقام» كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا - دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىلايدىغانلىكى ئادەم بەس - بەستە ئۇسسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان - ئېسەنلىكى، سالامەتلىكى، مەمۇرچىلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قايناپ تۇرىدىغان شائىر - قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا - مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكنى ئۇرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم - مەرىپەتكە ئۆندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ - ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

ئەنئەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 - ئەسىردىنلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن تارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روم ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچىيەن (مىلادىدىن 145 - يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 - يىلى تۇغۇلۇپ 92 - يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم) مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) پادىشاھى خەن ۋۇدېغا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغىغىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالىي يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن) دىن غەربتىكى روما ئېمپېرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى

كارىدۇرى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ. بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگە بارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركىندىكە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىران، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ. مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولىنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن تۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر، كۇچار، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، سوغدى، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپىي دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ ئىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسۇپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فىرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول - شىمالىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئوچۇقراق ئېيتقاندا، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى، مەدىنىي، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار، تۈركلەر، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھونلار ئارىسىدا، تۈركلەر بىلەن ئىران ئارىسىدا، ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى، سىياسى جەھەتتىمۇ ئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا، رومغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر ماتىسنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن يىلاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە ماتىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرىدە ياشىغان) مارتىيۇس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى : پىتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە، ئىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) ئىران، ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرىسلەر ئىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پىتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 - يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 - يىلىدىن 745 - يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلنامىسى، پېچۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە

يىلنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن :

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 - يىلىدىن 612 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدېنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 - يىلىدىن 618 - يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېساپقا ئالغان ياڭدې پىچۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پىچۈي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رايوندىكى (تارىمقىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى ، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ) دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ - ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار ، تاغلار ، دەريالار ، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇرات توپلىغان. پىچۈي توپلىغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دېيىلگەن : "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل ، بارىكۆل ، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ ، ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ تالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئېمپېرىيىسىگە ، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول - تۇرپان ، قاراشەھەر ، كۇچار ، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، تاشكەنت ، سەمەرقەنت ، كىيېۋ ، بۇخارا ، مەرۋىدىن ئۆتۈپ ئىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان ، خوتەن ، قاغالىق ، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان) ، ئىپتىلىت (ھازىرقى پاكىستان ، شىمالى ھىندىستان) ، بامىيان (ئافغانىستاندا) ، كىيېۋ (سەمەرقەنتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل ، تۇرپان ، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەرۋازىسى بولۇپ ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىچۈي تەسۋىرلىگەن يوللار ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئېمپېرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنوپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۇرىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىچۈيىنىڭ "غەربىي رايوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي ، ئوتتۇرا ، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ئافغانىستان ، تارىم ئويمانلىقى ، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2 . شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا [تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۆتۈرۈپ چىقىپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرىغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلىنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرىغىنى مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجايىا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن ، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دېيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى ، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 – يىلى تۇغۇلۇپ 667 – يىلى ئۆلگەن) نىڭ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 645 – يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لوبياغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن – بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۇەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجايىا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرتىنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۆستۈرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتىلى ، بولمىسا ئۇ ئەجدىرھاغا ئايلىنىشى مۇمكىن ، دەيدۇ. ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتىنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپەكتىن شايى – دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم – كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتىنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 – يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوبلىئوس ۋىيىگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپپى (مىلادىنىڭ 23 – يىلى تۇغۇلۇپ 79 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كىلاۋدى پىتولىمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرىسلار دۆلىتى") توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىتئاس بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرىسلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىترا بون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەينى) نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۇنىسكىر پىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۇنىسكىر پىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپپى ، ماركسىللىئوس ، پىتولىمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن"، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار، سىرىسلىقلار، سىتسىلىكلەر ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا جەنۇبتا، سىتسىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا، سىرىسلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىكلەر بىلەن ھىندىلار - ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا تەڭدىشى تېپىلمايدىغان سەمىمى، سادىق ئادەملەر، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" [1] دەپ يازىدۇ. مىلادىنىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلىل دەل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1) مىلا ئېيتقاندا، ھىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار - ئا) نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركىي خەلقلەردە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تىلىسز سۇدا" نى كۆرسىتىدۇ. [3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويىدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئورمانلىقىدىكى قۇملۇق - چۆلىنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسىي تېرىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددىي ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتشۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرىس دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر... ئۇلار كىمخاپ، تاۋاق - دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ... سىرىسلىقلار مۇلاھىم، تارتىنچاق كېلىدۇ." [4] پىلىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار، بوي - تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز، چاچلىرى قىزىل، كۆزلىرى كۆك، ئاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ، سىرىسلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويىدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ." [5] پىلىنىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا، سىرىسلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىنىنىڭ، سىرىسلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئېرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئوبۇنلارنى "كۆك كۆز، قىزىل چاچ" [6] دەپ يازغان بولسا، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك، قىزىل چاچ، كۆزلىرى كۆك" [7] دەپ يازغان. پىلىنى، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت، كەيپ - ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بۇزۇپ - چېچىپ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرىسلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار - دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى، سىرىسلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ - ئا) سىرىسلىقلارنىڭ قولىغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى: "دۆلىتىمىزنىڭ تىللىرىدىن ھىندىستان سىرىسلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتېر كىيىس (رىم تىللىسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار، دۆلىتىمىزدىكى ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دىمەكچى) نىڭ بۇزۇپ - چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ." [8] پىلىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى" دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت، كەيپ - ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرىسلىقلاردىن ئالغان بولسا، دورا - دەرەمەك، ئۈنچە - ياقۇتلارنى ھىندىستاندىن، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىتېستىركىيىس (رىم تىللىسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرىسلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا - دەرەمەك، ئۈنچە - ياقۇت، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يونان ئالىمى كىلاۋدى پىيتۇلىمى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە، سىرىسلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئىي شارائىتى، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ، ئۇ ئىمماۋىس [9] تېغىنىڭ سىرتىدا، شىمالى چېگرىسى نامسىز يەر... شەرقى

چېگراسىمۇ نامسىز يەر. جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى گانگې دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ. "[10] پېتۇلىمى ، سىرىسلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس () دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسمىران () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتس دەرياسى بولۇپ ، ئۇكاسيان () ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. [11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىتولمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىتولمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى مارسىللىنوس (مىلادىنىڭ 380 – يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرىسلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئىي توسۇقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىسلقلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، كەڭتاش ۋە باي. غەربتە سېستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۆزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگراسى ھىندى ۋە گانگې دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى – بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتس دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ.... سىرىسلەر تىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال – ياراق تۇتمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاش ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى كۆرگىلى بولمايدۇ. "[12] مارسىللىنوس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلقلار ئاددى – ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايىدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش – كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۇ يەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر – بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ "[13] يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن تۆۋەندىكى خۇلاسنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرىسلەر ئېلى) دەپ تونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللىرى ، ئېقىلىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستىمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ شەرقىي جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن ئەنچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلىمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر – مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى

ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى ئارتۇقچىلىقىدىن ئۆگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 – ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "نەسبەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانكى ، شۇ چاغلاردا تۈز يوللۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىيپاش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن ، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر يۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى – ئا) شىنجاڭدىن ئۆگەنگەن بولسا كېرەك." [14] مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتمۇ بار : يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 – يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزىمە دەرىخىنى ئىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 – بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن يالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل – كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى ، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا ، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا – سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئوڭۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نەسبەتەن گام تاقىلىپ ، گام ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 – يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 – يىلى ، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 – يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (بۇنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 – يىلى رومالىق بىر سېھرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 – يىلى روما ئېمپىراتۇرى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 – يىلىدىن 166 – يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 – يىلىدىن 167 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى ، كەرەك مۇڭگۇزى ، ياقۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخىي پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى

رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 - يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى [تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شايى تاۋار ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن رومغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئېلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتتۈم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 - يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 - يىلىدىن 640 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۈي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقىستىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 - يىلىدىن 627 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا - سالاملىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۈچۈكلەر ، قارا تۈلكە موينىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا روماننىڭ نەسىللىك ئىتلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر ، دورا - دەرەملەر ، زىبۇ - زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 647 - يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار بېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقاننىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتورلىرى) پىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شايى ، تاۋار ، دورىدىن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ ئارزۇ - ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس () "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇشنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى."

6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىتوخانۇس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 - يىلىدىن 1451 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) شەرقىي رومغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي

رومالىقلار پىلە قۇرۇتتى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىئوفانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئېمپراتور پۈستاتىننىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومالىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتتىنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۇستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئۈزۈمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومالىقلار پىلە بېقىپ ، يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پۈستاتىن تۈركلەرگە (كونستانتىنپۇلغا - ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومالىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ - تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن ."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، پىلە قۇرۇتتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى ، پىلە قۇرۇتتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر - بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يەتەرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن ، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر - بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شائىلىق مەدەنىيەت يارىتىشىمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى ، ئەلچىلەر ، سەيياھلار غەربتىن شەرققە ، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۈمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق ئۇلار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى ، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشقا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپراتورى ئۇلۇغ پۈستاتىن (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پۈستاتىن ئەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتتىنىڭ ئۇرۇقىنى سىرىسلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنتام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى ، پۈستاتىندىن ئالدىدىغان قىممەت باھالىق ئىنتامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن ، سىرىسلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 - يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك ، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۆزۈندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 - يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق : "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا

شىمالىي ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 - يىلىدىن 534 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ خانى تۇباناۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 - يىلىدىن 452 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 - يىلى تۇننىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشەلىرىدىنمۇ ياقتۇراق، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشەنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشەلەر دىيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشەنى مونوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي ياكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئىي مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباناۋ شىمالىي ۋېي خانىدانلىقىنىڭ پايتەختى داتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا، ئۇ چاغدا تۇباناۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالدىدىغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددىي مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشەنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلىمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى، جاسۇسلىرى بولسىمۇ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددىي مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددىي ۋە مەنىۋىي مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۆزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۆزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنزۇدىن ئىككىنچى قېتىم ناھايىتى قەدىرلەپ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار، بىدەلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتىنىڭ ئاساسلىق يەم - خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنزۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۆزۈم بىلەن بىدەدىن باشقا يەنە زىغىر، قارامۇچ، پىياز، تۇرۇپ، قوغۇن، تاۋۇز، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ نەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئانار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىگىچە پاختىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلىمەيتتى. پەقەت 5 - ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ، پىپا، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا، داپ، نەي، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 - 618)، تاڭ سۇلالىسى (618 - 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 - يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بېكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بېكە، شىمالىي جۇ سۇلالىسى (557 - 581) نىڭ خانى جۇشۈەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى تۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسىنا بېكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 - 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە:

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كۈربىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كۈربىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيپا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسىدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە : 1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇدزا مۇزىكىسى ، 8. كۈربىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەلتاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 – 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شىئەنگە كېلىپ ساكيامۇننىڭ تىپىك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنىۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۆچمەس تۆھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىيلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنيانانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنيانانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاساما ئاتلىق بۇددا راھىپىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنيانانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا

قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا يولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ : "تەگەر بۇددا نەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كوماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كوماراجىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كوماراجىۋانىڭ ئالدىغا - ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى ئىززەت - ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كوماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكاللايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كوماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 - يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ ئۇيۇيغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كوماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ نادان ، ساددا خەلقلىرىنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇتلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان يۇۋاش بۇقرا لارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 - 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 - يىلىدىن 415 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 - يىلى كوماراجىۋانى تەكلىپ قىلىپ شىئەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكاللىغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كوماراجىۋا شىئەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن - ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كوماراجىۋا شىئەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىلاردىن 384 جىلىدلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىيلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى ئۇزۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قولىدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان ، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ ، چۈشىنىشلىك بولغان. كوماراجىۋانىڭ دىن ، پەلسەپە ، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتىنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن ، ئۇ ، ئۇلۇغ بۇددىست ، پەيلاسوپ ، داڭلىق تەرجىمان ، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا ، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 - ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز ، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن ، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق ، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۇجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆگىتىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران ، ئەھمەنلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۈستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.